

آداب غدیر روایات کے تناظر میں

<?xml encoding="UTF-8">

تاریخ اسلام میں دواہم اور بڑے واقعات رونما ہوئے جس کے نتیجے میں ایک سے رسالت اور دوسرے سے امامت وجود میں آئی ۔

پہلا واقعہ وحی کے نزول کا ہے جو پیغمبر کی رسالت کو اپنے دامن میں ہی لئے ہوئے ہے، اور دوسرا واقعہ واقعہ غدیر ہے جس نے امامت کو وجود عطا کیا اور حقیقت میں یہ منصب ایک طرح سے رسالت کا استمرار ہی ہے ۔ روز غدیر اور امامت کی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی اہمیت روز مبعث و رسالت کی ہے ۔

پروردگار عالم قرآن میں اس ارتباط کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

إِيَّاهُ الرَّسُولُ بَلَغَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ 1

”اے رسول! پہنچا دیجئے اس حکم کو جو آپ کے رب کی جانب سے آپ پر نازل کیا جا چکا ہے اور اگر ایسا آپ نے نہ کیا تو گویا کار رسالت ہی انجام نہ دیا اور اے رسول اگر آپ ڈرتے ہیں تو خدا لوگوں کے شر سے آپ کی حفاظت بھی فرمائے گا اور اللہ کا فر قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے“

اور دوسری آیت جو اسی دن واقعہ غدیر کے بعد نازل ہوئی فرمایا :

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا 2

”آج تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں کامل کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو بعنوان دین پسند کیا ۔“

مرحوم الحاج میرزا جواد ملکی تبریزی فرماتے ہیں :

روز غدیر کو روز مبعث سے وہی نسبت ہے جو آخری جزء کو علت تامہ سے ہوتی ہے بلکہ شئی ظاہر کو باطن سے جو نسبت ہے وہی نسبت روز غدیر کو روز مبعث سے ہے بلکہ بمنزلہ روح انسانی ہے کیونکہ روز مبعث میں جو کچھ بھی خیر و خوبی، کامیابی، کامرانی اور سعادت ہے وہ امیرالمومنین علیہ السلام اور آپ کے بعد دیگر ائمہ علیہ السلام کی ولایت سے مشروط ہے 3

روز غدیر کی اہمیت کے پیش نظر جو کہ اسلامی عیدوں میں بزرگترین اور مہتم بالشان عید ہے اس کے لئے آداب و اعمال اور بے شمار فضائل بیان ہوئے ہیں، اس مقالے میں آداب غدیر بقدر امکان روایت کی روشنی میں پیش کئے جائیں گے ۔ ہر چیز سے پہلے چند نکات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے ۔

1. آج کے دن اعمال اور آداب بکثرت اور فوق العادت ہیں اور کسی دن کے اعمال سے مقایسہ و موازنہ نہیں کیا جاسکتا ۔ اس تحقیقی مقالے میں جہاں تک مقالہ نگار کے بس میں ہے چالیس سے زیادہ آداب روز غدیر روایت کی روشنی میں بیان کئے جائیں گے ۔

2. آداب اور اعمال غدیر میں تمام فرقے اور گروہ، مورد خطاب ہیں اور ہر گروہ کے لئے چاہے جن افکار و نظریات کا مالک ہو اور کسی بھی سن و سال کا ہو اسکی مناسبت سے آداب موجود ہیں ۔

3. اس روز کے اعمال و آداب، جامعیت و معنویت گیرائی اور گہرائی میں انسان کی زندگی کے تمام شعبوں (عبادت، سیاسی، فقہی) سے مربوط ہیں۔

ان نکات مذکورہ بالا سے استفادہ ہوتا ہے کہ اس مہم تاریخی واقعہ کی بناء رکھنے والا یہ چاہتا ہے کہ یہ دن تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے۔ ہم اس مقالے میں آج کے دن کو روایات کے آئینے میں سیاسی، عبادی، اجتماعی اور اخلاقی عناوین کے تحت دستہ بندی کریں گے اور ان سے مربوط احادیث پیش کریں گے۔

غدير کے عبادی آداب

1۔ نماز

نماز، روز غدیر کے شب و روز میں نیز نماز مسجد غدیر، روایات میں وارد ہوئی ہے جس کے چند نمونے ہم روایات سے پیش کر رہے ہیں۔

الف: نماز شب غدیر:

سید ابن طاووس اس مورد میں فرماتے ہیں :

عبادت کی کتابوں میں شب عید غدیر نماز کا ذکر ملتا ہے اور "نماز بہترین موضوع ہے" کا عنوان تمام نمازوں کو شامل ہے۔

کیفیت نماز شب غدیر : یہ نماز ۱۲ رکعت ہے اور یہ نماز ایک سلام سے پڑھنی چاہیے دو آخری رکعت میں سلام پڑھے اور ہر دو رکعت کے درمیان بیٹھے ہر رکعت میں ایک بار سورہ الحمد اور دس مرتبہ سورہ توحید اور ایک بار آیۃ الکرسی اور بارہویں رکعت میں سات بار سورہ الحمد، سات بار سورہ اخلاص اور اس کے بعد قنوت میں یہ دعا سات مرتبہ پڑھے

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت ویحیی وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شی قدیر

اس کے بعد رکوع اور سجود بجالائے اور سجدے میں سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

"سبحان من احصى کل شی علمہ و سبحان من لا ینبغی التسبیح الا لہ سبحان ذی المنّ والنعم، سبحان ذی الفضل والطول سبحان ذی العزّة و الکرّم اسئلک بمعاقد العز من عرشک ومنتہی الرحمة من کتابک و بالاسم الاعظم و کلماتہ التامّة ان تصلى علی محمد رسولک و اهل بیتہ الطاهرين وان تفعل بی کذا وکذا انک سمیع

مجیب۔" 4

ب: روز غدیر کی نماز:

شیخ طوسی نماز روز غدیر کے بارے میں اس طرح نقل کرتے ہیں: حسین ابن حسن حسنی نے فرمایا مجھ سے بیان کیا محمد ابن موسی ہمدانی نے انہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا علی ابن حسان واسطی نے، انہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا علی ابن حسین عیدی نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام کو بیان فرماتے سنا:

غدیر خم کے دن کا روزہ دنیا کی پوری زندگی کے روزے کے برابر ہے وہ اس طرح کہ اگر ایک انسان عمر دنیا کے برابر زندہ رہے اور ہر روز روزہ رکھے تو غدیر کے دن روزہ رکھنے والے کا ثواب اللہ کے نزدیک ہر سال سو حج مقبول اور سو عمرہ مقبولہ انجام دینے والے کے ثواب کے برابر ہے اور غدیر کا دن، اللہ کی سب سے بڑی عید کا دن ہے ۔ ۔ ۔ جو روز غدیر دو رکعت نماز بجلائے تو اس کی یہ دو رکعت نماز اللہ کے نزدیک ایک لاکھ حج اور ایک لاکھ عمرہ کے برابر ہے ...

جو شخص روز عید غدیر کسی بندہ مومن کو افطار کرائے گویا اس نے گروہ گروہ لوگوں کو افطار کرایا ہے امام علیہ السلام، عید غدیر کے روزہ کی فضیلت بیان کرتے رہے یہاں تک کہ اپنے ہاتھ پر دس تک گنا اس کے بعد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ فٹام کتنا ہے ؟ میں نے عرض کیا کہ : نہیں، فرمایا ہر فٹام ایک لاکھ کے برابر ہے جس کے ہر فرد نے حرم خدا میں اسی عدد (ایک لاکھ) کے برابر انبیاء شہدا صدیقین کو کھانا کھلایا ہو اور انہیں شدت عطش اور قحط سال کے دنوں میں سیراب کیا ہو ۔ اور روز غدیر ایک درہم صدقہ دینا دس لاکھ درہم کے برابر ہے ۔ 5

ج: نماز مسجد غدیر:

عظیم الشان محدث مرحوم کلینی نماز مسجد غدیر کے بارے میں فرماتے ہیں: ہمارے چند اصحاب نے، سہل ابن زیاد سے، انہوں نے احمد ابن محمد ابن ابی نصر سے انہوں نے ابان سے اور وہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مسجد غدیر میں نماز مستحب ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بمقام غدیر خم آپ کو امام اور ہا دی نصب فرمایا تھا، اور غدیر ایسی جگہ ہے جہاں پر اللہ نے حق کو ظاہر کیا۔ 6

2۔ روزہ

روز غدیر کے روزہ کے سلسلے میں متعدد روایات وارد ہوئی ہیں جسکے نمونہ پیش کئے جا رہے ہیں ۔ شیخ صدوق فرماتے ہیں: مجھ سے بیان کیا علی ابن احمد ابن موسی نے وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا محمد ابن ابی عبداللہ کوفی نے وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا حسین بن عبید اللہ اشعری نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا محمد بن عیسی بن عبید نے ان سے بیان کیا قاسم بن یحیٰ نے ان سے بیان کیا انکے جد حسن بن راشد نے ان سے بیان کیا مفضل بن عمر نے وہ فرماتے ہیں میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے دریافت کیا: مسلمانوں کی کتنی عیدیں ہیں؟ فرمایا چار راوی کہتا ہے میں نے کہا عیدین اور جمعہ کو میں جانتا ہوں یہ چوتھی کون

سی عید ہے؟ ارشاد فرمایا: عظیم ترین اور بہترین عید اٹھارہ ذی الحجہ کی عید ہے یہ وہی دن ہے جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں پر بلند کیا تھا اور لوگوں کے لئے ہادی اور رہبر نصب کیا تھا۔ راوی کہتا ہے میں نے دریافت کیا اس دن ہم پر کیا واجب ہے؟ فرمایا اس دن تم پر شکر الہی بجالانے کے طور پر روزہ رکھنا واجب ہے اس لئے کہ وہ ہر ساعت اور ہر لمحہ مستحق شکر ہے۔ اور اسی طرح انبیاء نے اپنے جانشینوں کو حکم دیا کہ اپنے وصایت اور امامت کے دن روزہ رکھیں اور اسے عید کا دن قرار دیں، اور اس دن کا روزہ ساٹھ سال کے عمل سے بہتر ہے۔ 7

مرحوم کلینی بھی اس دن کے روزہ اور دوسرے اعمال کے سلسلے میں اس طرح نقل کرتے ہیں:

علی ابن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قاسم بن یحیٰ سے انہوں نے اپنے جد حسن بن راشد سے انہوں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے پوچھا: قربان جاؤ عیدین کے علاوہ بھی مسلمانوں کے لئے کوئی عید ہے؟ فرمایا: ہاں اے حسن! ان دونوں عیدوں سے افضل و اشرف ایک اور عید ہے۔ میں نے دریافت کیا: مولا وہ کو ن سادہ ہے؟ فرمایا: وہ وہ دن ہے جس دن امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ لوگوں کے لئے امام اور ہادی نصب ہوئے تھے۔ میں نے استفسار کیا: اس دن کیا کرنا ہم لوگوں کے لئے مناسب اور سزاوار ہے؟ فرمایا: اے حسن! اس دن روزہ رکھو، اور کثرت سے محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجو اور ان کے ظالموں سے تبرا کرو کیونکہ انبیاء علیہم السلام اپنے جانشینوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ جس دن ان کو وصی مقرر کیا گیا ہے اس دن کو عید کا دن قرار دیں۔ راوی کہتا ہے: میں نے پوچھا: اس دن روزہ رکھنے والے کے لئے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ساٹھ مہینہ کے روزے کا ثواب ہے اور ستائیس رجب کا روزہ بھی ترک نہ کرو کیونکہ یہ وہ دن ہے جس دن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث بہ رسالت ہوئے تھے اور اس دن کے روزے کا بھی ثواب ساٹھ مہینے کے روزہ کے برابر ہے۔ 8

حدیث کے آخر میں روزہ روز غدیر کے بعد روز مبعوث کی طرف اشارہ ہوا ہے اور دونوں دنوں کے روزہ کا ثواب ساٹھ مہینے کے روزے کے برابر جانا گیا ہے اس سے دونوں دنوں کے حقیقی ارتباط اور اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

3۔ شب اور روز غدیر کی دعا

رہبر ان اسلام سے مختلف دعائیں اس عید کے شب و روز میں نقل ہوئی ہیں جنکے نقل کی اس مقالہ میں گنجائش نہیں ہے محدثین کی کثیر تعداد نے ان دعاؤں کو نقل کیا ہے منجملہ سید بن طاووس، علامہ مجلسی اور محدث قمی وغیرہ جنکی کتابوں کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔ 9

4۔ خدا اور پیغمبر کی یاد

غدیر کے آداب میں تاکید کی گئی ہے کہ اتنی بڑی عید کے موقع پر روزہ اور نماز کے ذریعے خدا اور محمد و آل محمد علیہم السلام کی یاد میں رہنا چاہئیے۔ اس مورد میں بھی بزرگ شیعہ محدث مرحوم کلینی سے ایک حدیث نقل کر رہے ہیں۔

سہل بن زیاد نے عبد الرحمن ابن سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فرمایا: میں نے ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: مسلمانوں کے لیے جمعہ، عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے علاوہ بھی کوئی عید ہے؟ فرمایا: ہاں کیوں نہیں ایک عید ہے جو حرمت میں سب سے زیادہ عظیم ہے میں نے پوچھا، قربان جاؤں وہ کونسی عید ہے؟ فرمایا: وہ دن جس دن رسول اللہ (ص) نے امیر المومنین کو نصب کیا تھا اور فرمایا تھا: ”من كنت مولاه فهذا عليّ مولاه“ جس کا جس کا میں مولا ہوں اس کے اس کے یہ علی مولا ہیں: میں نے پوچھا: وہ کون سا دن ہے؟ فرمایا: تمہیں دن سے کیا لینا دینا ہے سال تو گردش کرتا رہتا ہے رہی یہ بات کہ کون سا دن ہے تو وہ دن اٹھارہ ذی الحجہ کا دن تھا۔ میں نے پوچھا: ہمیں اس دن کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا روزہ اور عبادت کے ذریعہ یاد خدامیں رہو اور محمد اور آل محمد علیہم السلام کا ذکر کرتے رہو 10

5. پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور صلوات

مرحوم شیخ حر عاملی، محمد بن علی بن حسین سے اس طرح نقل کرتے ہیں :

صفار سے، وہ محمد بن عیسیٰ سے، وہ علی بن سلمان بن یوسف ہزار سے وہ قاسم بن یحییٰ سے وہ اپنے جد بزرگوار حسن بن راشد سے نقل کرتے ہیں کہ: ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا: کیا جمعہ اور عیدین کے علاوہ بھی مومنین کے لئے کوئی عید ہے؟ راوی کہتا ہے، امام نے فرمایا: ہاں مومنین کے لئے ان عیدوں سے عظیم تر عید ہے، جس دن امیر المومنین علیہ السلام بعنوان ہادی نصب کئے گئے اور غدیر خم میں آپ کے سر پہ تاج ولایت رکھا گیا اور عورتوں اور مردوں سے آپ کی بیعت لی گئی، میں نے دریافت کیا: وہ کون سا دن تھا؟ فرمایا: دن بدلتے رہتے ہیں پھر فرمایا: وہ اٹھارہ ذی الحجہ کا دن تھا۔ پھر اس کے بعد فرمایا: اس دن کا عمل اتنی مہینے کے برابر ہے، اور سزاوار ہے کہ اس دن اللہ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کیا جائے محمد و آل محمد علیہم السلام پر کثرت سے درود بھیجا جائے اور آدمی کو اپنے اہل و عیال کے سلسلے میں وسعت اور فراخدلی کا مظاہرہ کرنا چاہئے 11 امام رضا علیہ السلام روز غدیر کی فضیلت بیان کرنے کے ضمن میں فرماتے ہیں:

غدیر کا دن محمد و آل محمد علیہم السلام پر کثرت سے درود بھیجنے کا دن ہے - 12

6. غسل

امام صادق علیہ السلام سے اس حدیث کے ضمن میں جس کے ایک حصہ کو نماز کے سلسلے میں نقل کر چکے ہیں اس طرح نقل ہوا ہے -

"زوال آفتاب کے وقت غسل کرنا مستحب ہے، اور زوال آفتاب سے آدھا گھنٹہ پہلے اللہ سے دعا کی جائے گی - 13

7. پروردگار عالم کی حمد و ستائش اور اس کا شکر ادا کرنا

علامہ مجلسی نے اس طرح نقل کیا ہے:

بعض افاضل کی تحریر مجھے ملی جس میں شہید محمد بن مکی کی تحریر کا حوالہ تھا فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے مستحب ہے کہ مؤمن، غدیر کے دن سو مرتبہ یہ دعا پڑھے:

”الحمد لله الذي جعل كمال دينه وتمام نعمته بولاية اميرالمومنين علي بن ابي طالب 14

دوسری حدیث میں آیا ہے :

غدیر کا دن خدا کی عبادت اس کی حمد و ستائش اور شکر کا دن ہے ۔ 15

8. زیارت امیرالمومنین علیہ السلام

امام علی رضا علیہ السلام نے احمد بن محمد بن نصر بن نطی سے فرمایا: اے فرزند ابو نصر! جہاں کہیں بھی رہو غدیر کے دن امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت کرو کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر مؤمن و مومنہ اور ہر مسلم و مسلمہ کے ساٹھ سال کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور جتنے لوگوں کو ماہ رمضان، شبہای قدر اور شب عید الفطر آتش جہنم سے آزاد کرتا ہے اس کے دو گنا اس دن لوگوں کو آتش جہنم سے آزاد کرتا ہے ۔ 16

مرحوم محدث قمی بیان فرماتے ہیں:

تیسرا عمل غدیر کے دن حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت ہے ،سزاوار ہے کہ انسان جہاں کہیں بھی ہو خود کو آنحضرت علیہ السلام کی قبر مطہر تک پہنچائے اور ان جناب علیہ السلام کے لئے اس دن تین مخصوص زیارتیں نقل ہوئی ہیں جن میں سے ایک زیارت امین اللہ ہے جو نزدیک اور دور سے پڑھی جاسکتی ہے ۔ 17

9. تعویذ

سید ابن طاووس نے ایک فصل اس عنوان سے مخصوص کی ہے اور اس فصل میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعویذ بیان فرمائی ہے: ہم ان کی عبارت کا ترجمہ نقل کر رہے ہیں۔

فصل: اس فصل میں ہم اس تعویذ کا ذکر کر رہے ہیں جو پیغمبر نے غدیر خم میں بتائی تھی لہذا اس دن کے مذکورہ اعمال شروع کرنے سے پہلے تم بھی یہ تعویذ اپنے لئے بناؤ تاکہ موانع و مشکلات سے بچاؤ ہو سکے اور وہ تعویذ یہ ہے ۔

بسم الله الرحمن الرحيم خيرالاسماء، بسم الله رب الآخرة والاولی و رب الارض والسماء الذى لا يضر مع اسمه كيد
الاعداء وبها تدفع كل الاسواء۔ 18

10. عبادت

امام علی رضاعلیہ السلام ایک مفصل حدیث کے ضمن میں جو کہ اس دن کی فضیلت اور آداب کے بارے میں ہے فرماتے ہیں :

اور یہ وہ دن ہے جس دن خدا اپنے بندے کے مال میں اضافہ فرماتا ہے ... اور عبادت کا دن ہے ... 19

اجتماعی اور اخلاقی آداب

1. جشن برپا کرنا اور عید منانا

بہت ساری روایتوں میں غدیر کو روز عید بلکہ بہترین اسلامی عید کے عنوان سے جانا اور پہچانا گیا ہے اور شائستہ ہے کہ لوگ اس دن کو عید منائیں اور محفلیں منعقد کریں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: غدیر اللہ کی سب سے بڑی عید ہے، پروردگار عالم نے کسی بھی نبی کو منصب نبوت و رسالت نہیں دیا مگر یہ کہ اس نے اس دن کو عید منائی اور اس کی حرمت کا پاس و لحاظ رکھا . 20

اور رسول خدا نے فرمایا: روز غدیر خم میری امت کی افضل ترین عید ہے اور یہ وہ دن ہے جس دن خدا نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے بھائی علی کو اپنی امت کے لئے امام اور ہادی بناؤں . 21

2. تبریک و تہنیت

روایات میں تین طرح کی تبریک کی طرف اشارہ ہوا ہے :

الف - روز غدیر خم امیر المومنین علیہ السلام کو مبارک باد دینا

علامہ امینی فرماتے ہیں:

مورخ غیاث الدین متوفی ۹۴۲ (حبیب السیر) میں کہتے ہیں: پھر امیر المومنین علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ایک ایسے خیمے میں جو آپ سے مخصوص تھا بیٹھے لوگ آکر آپ کو تہنیت اور مبارک باد پیش کرتے تھے انہیں لوگوں میں عمر بن خطاب بھی تھے جنہوں نے ان الفاظ میں مبارک باد پیش کی ”بَخٍ بَخٍ لَّكَ يَا اَبِي طَالِبٍ، اَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ“ مبارک ہو مبارک ہو اے ابوطالب علیہ السلام کے فرزند آپ میرے اور ہر مومن و مومنہ کے مولا ہو گئے، پھر پیغمبر نے امہات المومنین کو حکم دیا کہ وہ جائیں اور امیر المومنین کو مبارک باد پیش کریں . 22

ب: پیغمبر اکرم (ص) کو مبارکباد

علامہ امینی اس مورد میں فرماتے ہیں :

حافظ ابو سعید خرقوشی نیشاپوری متوفی ۴۰۷ ہجری اپنی تالیف (شرف المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں براء ابن عاذب سے احمد بن حنبل کے الفاظ میں روایت کرتے ہیں اور دوسرے سلسلہ سند میں ابو سعید خدری سے ان الفاظ میں روایت کرتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : مجھے مبارک باد دو مجھے مبارک باد دو پروردگار عالم نے مجھے منصب نبوت و رسالت سے سرفراز کیا اور میرے اہلبیت علیہ السلام کو امامت سے سرفراز کیا، پھر عمر ابن خطاب امیرالمومنین علیہ السلام سے ملے اور فرمایا: ”طوبیٰ لک یا ابالحسن اصبح مولای و مولیٰ کل مومن و مومنہ ۔“ اے ابوالحسن ! مبارک اور گورا ہو آپ میرے اور ہر مومن و مومنہ کے مولا و آقا ہو گئے ۔ 23

ج ۔ ایک دوسرے کو مبارک باد دینا

امیرالمومنین علیہ السلام نے خطبہ غدیر کے ضمن میں جس کی طرف پہلے بھی اشارہ کیا جا چکا ہے فرمایا : نعمت خدا کی ایک دوسرے کو تبریک پیش کرو جس طرح خدانے اگلی اور پچھلی عیدوں کے مقابلے میں کئی گنا ثواب کی تمہیں تہنیت و تبریک پیش کی۔ 24

امام ہشتم علیہ السلام نے فرمایا:

یہ روز تہنیت ہے ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کرو اور جب مومن اپنے مومن بھائی سے ملاقات کرے تو اس سے یہ کہنا چاہئے ” الحمد للہ الذی جللنا من المتمسکین بولایۃ امیر المومنین والائمة علیہم السلام۔“ 25

3. ایک دوسرے کے دیدار اور ملاقات کو جانا

شیخ طوسی فرماتے ہیں:

زیاد ابن محمد سے روایت ہے: میں ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہم السلام کی خدمت بابرکت میں پہنچا اور استفسار کیا ؛ کیا مسلمانوں کے لئے جمعہ، عید الضحیٰ اور عید الفطر کے علاوہ بھی کوئی عید ہے؟ فرمایا: ہاں وہ دن جس دن رسول اللہ نے مؤمنین کا امیر مقرر کیا ہے ۔ میں نے پوچھا: اے فرزند رسول! وہ کون سا دن ہے؟ فرمایا: تم وہ دن معلوم کر کے کیا کرو گے؟ ایام تو گردش کرتے رہتے ہیں لیکن وہ ذی الحجہ کی اٹھارہویں تاریخ تھی تمہارے لئے سزاوار ہے کہ نیکی و روزہ نماز اور صلہ رحم کے ذریعے خدا کا تقرب حاصل کرو کیونکہ انبیاء علیہم السلام جب اپنا جانشین معین کرتے تھے تو ان باتوں کا حکم دیتے تھے اور خود بھی ان باتوں کو عملی کرتے تھے ۔ 26

امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فضیلت حدیث غدیر کے ضمن میں فرمایا: جو اس دن کسی بندہ مومن کی زیارت کرے پروردگار عالم اس کی قبر میں ستر نور داخل کرے گا اور اس کی قبر کشادہ کردی جائے گی اور اس کی قبر مطاف ملائکہ ہوگی ہر روز ستر ہزار فرشتے اس کے قبر کی زیارت کریں گے اور اس کو جنت کی

4. افطار کرانا

امیرالمومنین علیہ السلام نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: جو کسی مومن کو غدیر کی شب افطار کرائے گویا اس نے فٹام فٹام مومنوں کو افطار کرایا اسی طرح آپ نے فٹام فٹام کہتے ہوئے انگلیوں پر دس تک شمار کیا، ایک شخص اٹھا اور سوال کیا اے امیر المومنین! فٹام کیا ہے ؟ فرمایا: ایک لاکھ انبیاء، صدیق اور شہداء۔ 28

اس حدیث کے مشابہ نماز روز غدیر کے ضمن میں ایک اور حدیث گزر چکی ہے اور اسی طرح ”احادیث آداب سیاسی کے ضمن میں ہم نے دیکھا کہ امام ہشتم نے اپنے چند خاص لوگوں کو جو غدیر کے دن آپ کی خدمت میں شرفیاب ہوئے تھے افطار کے لئے اپنے گھر میں روکا اور ان لوگوں کو افطار کرایا اور ان کے گھروں میں بھی غذا اور لباس وغیرہ بھجوا دیا۔

5. صدقہ دینا

آداب روز غدیر میں ایک چیز فقراء کو صدقہ دینا ہے۔ امام ششم نے سابق حدیث میں فرمایا: آج کے دن ایک درہم دس لاکھ درہم کے برابر ہے۔ 29

امیر المومنین علیہ السلام نے خطبہ غدیر کے ضمن میں فرمایا:

تنگدستوں کے ساتھ بقدر استطاعت اور بقدر امکان اشیاء خورد و نوش میں مواسات کرو کیونکہ روز غدیر ایک درہم راہ خدا میں انفاق کرنا ایک لاکھ درہم کے برابر ہے اور خدا کی طرف سے اور بھی اضافہ ہوسکتا ہے۔ 30

6. عید غدیر کے دن شائستہ اعمال انجام دینا

احادیث میں متعدد آداب و اعمال جو اخلاقی اور اجتماعی پہلو رکھتے ہیں نیز ایام عید اور جشن سے مناسبت بھی رکھتے ہیں بیان ہوئے ہیں ان کی طرف فقط اشارہ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد چند روایات بطور نمونہ پیش کی جائیں گی، وہ اعمال و آداب درج ذیل ہیں:

(۱) ہدیہ دینا،

(۲) زینت کرنا،

(۳) خوشی کرنا،

(۴) دوسروں کو شاد و خرم کرنا

(۵) نئے اور پاکیزہ کپڑے پہننا

(۶) مہمان بلانا

- (۷) عفو و در گزر کرنا
- (۸) دوسروں کے مسائل حل کرنا،
- (۹) دوسروں کے ساتھ نیکی کرنا
- (۱۰) اپنے قرب و جوار کے گھروں میں غذا بھجوانا
- (۱۱) اپنے خا نوادہ اور بھا ئیوں کی زندگی میں وسعت اور فراخی دینا یعنی ان کی زندگی کو خوشحال بنانا
- (۱۲) خوش خبری دینا
- (۱۳) استراحت کرنا
- (۱۴) قرض دینا
- (۱۵) دوستی کرنا
- (۱۶) گناہوں سے بچنا
- (۱۷) عقد مواخا ت پڑھنا
- (۱۸) مصافحہ کرنا
- (۱۹) صلہ رحم کرنا
- (۲۰) عمل صالح انجام دینا
- (۲۱) اور دوسروں کے ساتھ عطوفت اور مہر بانی سے پیش آنا ۔

شیخ طوسی فرماتے ہیں :

داؤ د ابن کثیر رقی نے ابو ہارون عمار ابن حریز عبدی سے روایت کی ہے راوی کہتا ہے میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں ۱۸ ذی الحجہ کو شرفیا ب ہوا آپ روزہ تھے، مجھ سے فرمایا: یہ بہت عظیم دن ہے آج کے دن کی حرمت خدا نے مومنین پر عظیم کی ہے اور ان کے لئے آج کے دن دین کو کامل کیا اور ان پر نعمتیں مکمل کیں، اور جو عہد و میثاق روز الست ان سے کیا تھا اس کی تجدید کی ہے، آپ سے پوچھا گیا: آج کے دن کے روزہ کا ثواب کیا ہے؟ فرمایا: آج کا دن عید کا دن ہے مسرت و شادمانی کا دن ہے اور خدا کے شکرانہ کے طور پر روزہ کادن ہے آج کے دن کا روزہ ساٹھ مہینے کے روزے کے برابر ہے وہ بھی اشہر حرم میں یعنی حرمت والے مہینوں میں جسمیں جدال و قتال حرام ہے ۔ 31

نیز شیخ طوسی نے خطبہ امیر المومنین میں نقل کیا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا:

اجتماع ختم ہونے کے بعد اپنے اہل و عیال کی فراخی کا سامان بہم پہنچاؤ اور ان کی رسیدگی کرو، اور اپنے بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو، اور عطیہ خدا وندی پر اس کا شکر بجالاؤ، اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرو خدا تمہاری شیرازہ بندی کرے اور تمہیں متحد کرے، ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی اور نیکی کا برتاؤ کرو خدا تمہارے اندر الفت و محبت پیدا کرے، اور مسلسل خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو جس طریقے سے اس نے عید غدیر کے قبل و بعد مکرر عیدیں رکھ کر تمہارے لئے اجر و ثواب کی راہ ہموار کی ہے، غدیر کے دن کسی کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرنا مال میں اضافہ کاباعث ہے اور عمر میں بھی اضافہ ہوتا ہے، غدیر کے دن دوسروں کے ساتھ عطوفت اور مہر بانی کرنا رحم و لطف پروردگار کا متقاضی ہے ۔

اور اپنے دوستوں اور عیال کے ساتھ خدا کے فضل و کرم سے جتنا جود و عطا اور سخاوت کا مظاہرہ کر سکتے ہو کرو، اپنے درمیان مسرت و شادمانی کا اظہار کرو اور ملاقات میں خوشی ظاہر کرو، اور عطیات الہی پر اس کی حمد و ثناء کرو ۔ اور جوتم سے امید و آس لگائے بیٹھے ہیں ان کے ساتھ مزید احسان اور بھلائی کرو اور ان پر اپنے

جو دو سخاکی بارش کرو اور جو معاشی اعتبار سے کمزور ہیں اپنی اشیاء خورد و نوش میں ان کے ساتھ مواسات کرو اور جتنا کر سکتے ہو بقدر امکان اپنی چیزوں میں کمزوروں کو بھی شریک کرو کیونکہ غدیر کے دن ایک درہم اتفاق کرنا ایک لاکھ درہم اتفاق کرنے کے برابر ہے اور اس سے زیادہ بھی خدا اپنے فضل و کرم سے دے سکتا ہے، اور اس دن کے روزہ کی بہت زیادہ فضیلت ہے خدا نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس کے بدلے میں بہت بڑی جزاء قرار دی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بندہ ابتداء دنیا سے لیکر اختتام تک صائم النہار اور قائم اللیل ہو اور اپنے روزہ میں مخلص بھی ہو تو اس کے لئے دنیا کے ایام نا کا فی ہونگے یعنی غدیر کے دن روزہ رکھنے کا اتنا ثواب ہے کہ اگر کوئی شخص آغا ز دنیا سے لیکر اختتام تک اپنے کو خدا کی عبادت میں لگائے تو بھی اس کے اجر و ثواب کا مقابلہ نہیں ہو سکتا ہے۔

جو شخص اپنے بھائی کی ابتداء حاجت روائی کرے (بغیر مانگے پوری کرے) اور برضا و رغبت اس کے ساتھ نیکی کرے تو اس کا اجر و ثواب اس شخص کے مانند ہے جو اس دن روزہ رکھے اور رات عبادت میں بسر کرے۔ اور جو غدیر کی شب کسی بندہ مومن کو افطار کرائے گویا اس نے فائم فائم لوگوں کو افطار کرایا اور اسی طرح اپنے ہاتھ سے دس تک فائم فائم گنتے رہے، اتنا سنا تھا کہ ایک شخص کھڑا ہو اور کہا: اے امیر المومنین! فائم کیا چیز ہے؟ فرمایا ایک لاکھ نبی، صدیق اور شہید جو شخص کچھ مومن اور مومنات کی کفالت کرے ہم ضمانت لیتے ہیں کہ وہ کفر اور فقر سے محفوظ رہے گا اور اگر شب غدیر یا روز غدیر بغیر گناہ کبیرہ کئے ہوئے مرجائے تو اس کا اجر خدا پر ہے۔

اور جو شخص اپنے بھائیوں کی رہنمائی کرے اور ان کی مدد کرے تو میں ضمانت لیتا ہوں کہ خدا اس کی حاجت پوری کرے گا اور اگر مر گیا تو نیکی اپنے ساتھ لیکر جائے گا اور اس کی مکمل کفالت کی جائے گی اور جب آپس میں ایک دوسرے سے ملو تو سلام کرنے کے ساتھ ساتھ مصافحہ کرو اور اس دن خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اور یہ بات جو حاضر ہے غیر حاضر تک پہنچائے اور شاہد، غیر شاہد تک پہنچائے اور غنی فقیر کے ساتھ اور قوی ضعیف کے ساتھ نیکی کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے۔

سید ابن طاووس اہمیت اور فضیلت غدیر کے بارے میں مفصل حدیث کے ضمن میں امام رضا علیہ السلام سے اس طرح نقل کرتے ہیں غدیر کرب و آلام سے چھٹکارے کا دن ہے، غدیر گناہوں سے پاک ہونے کا دن ہے غدیر عطیہ و بخشش کا دن ہے، نشر علم کا دن ہے، بشارت و خوشخبری اور عید اکبر کا دن ہے، قبولیت دعا کا دن ہے۔ عظیم موقف کا دن ہے، نئے کپڑے پہننے کا دن ہے۔ سیاہ کپڑے اتارنے کا دن ہے، شرط و مشروط کا دن ہے غم و آلام کی نفی کا دن ہے، گنہگارانِ شیعہ امیر المومنین سے عفو و درگزر کا دن ہے، (نیکیاں کرنے میں) سبقت کا دن ہے، کثرت سے محمد و آل محمد پر درود بھیجنے کا دن ہے، رضا و خوشنودی کا دن ہے، اہل بیت محمد کی عید کا دن ہے، اعمال کی قبولیت کا دن ہے، رزق و روزی کے اضافہ کا دن ہے، مومنین کی استراحت کا دن ہے۔ تجارت کا دن ہے، محبت والفت کا دن ہے، رحمت خداوندی تک پہنچنے کا دن ہے تزکیہ کا دن ہے، کبیرہ و صغیرہ گناہوں کے ترک کرنے کا دن ہے، عبادت کا دن ہے، روزہ داروں کو افطار کرانے کا دن ہے یہاں تک کہ فرمایا: اہل ایمان کے سامنے ہنسنے مسکرانے کا دن ہے جو اپنے مومن بھائی کے سامنے غدیر کے دن مسکرائے خدا اس پر قیامت کے دن رحمت کی نظر کرے گا اور اس کی ہزار حاجتیں پوری کرے گا اور اس کے لئے جنت میں سفید موتیوں کا قصر بنائے گا۔

جو شخص غدیر کے دن زینت کرے پروردگار عالم اس کے ہر گناہ معاف کر دیگا خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور اس کی طرف اپنے فرشتے بھیجے گا جو اس کے لئے نیکیاں لکھیں گے اور دوسرے سال وہ دن آنے تک اس کے درجات

غدير کے سياسى آداب

1. ظالم سے تبرا کرنا

اس حديث ميں جس کو مرحوم كلينى اور دوسروں نے روز غدير كے روزہ كے سلسلے ميں امام صادق عليه السلام سے نقل كيا ہے اس طرح آيا ہے -
"اے حسن! غدير كے دن روزہ ركھو اور محمد وآل محمد صلى الله عليه وآله وسلم پر كثرت كے ساتھ درود بھيچو اور محمد و آل محمد كے ظالموں سے تبرا كرو (يعنى اظهار بيزارى كرو) - 33

2. ربركى زيارت اور بيعت

مرحوم شيخ حر عا مى مختلف اسناد كے ساتھ اس طرح نقل كرتے ہيں
محمد ابن ليث مكى سے وہ ابو اسحاق ابن عبدالله علوى عريض سے نقل كرتے ہيں كہ: ميرے دل ميں يہ بات آئي كہ وہ ايام كون سے ہيں جن ميں روزہ ركھا جائے، لہذا ميں نے امام ابوالحسن على ابن محمد كى خدمت بابركت ميں شرفياب ہونے كا قصد كيا اور يہ بات ميں نے خلق خدا ميں سے كسى پر ظاہر نہيں كى، ميں امام كى خدمت ميں پہنچا اور جب آپكى نظر مجھ پر پڑى تو فرمايا :
اے ابواسحاق! تم اس لئے آئے ہو كہ ان ايام كے متعلق دريافت كرو جن ميں روزہ ركھا جاتا ہے -
تو سنو وہ ايام چار ہيں (يہاں تك كہ فرمايا) اور روز غدير جس ميں پيغمبر صلى الله عليه وآله وسلم نے اپنے بھائى على عليه السلام كو اپنے بعد ہادى اور امام مقرر كيا تھا، ميں نے كہا: آپ نے سچ فرمايا، ميں اسى لئے آپ كے پاس آيا تھامىں گواہى ديتا ہوں كہ آپ مخلوقات پر اللہ كى حجت ہيں - 34
دوسرى حديث ميں امام جعفر صادق عليه السلام سے اس طرح آيا ہے :
يہ بہت عظيم دن ہے اس كى حرمت كو خدانے مومنين پر عظيم قرار ديا ہے اور ان كے لئے آج كے دن دين كو كامل كيا اور نعمتيں كامل كيں اور وہ عہد و ميثاق جو روز الست ليا تھا اس كى تجديد كى ہے - 35
اور روايت ميں يہ بھى آيا ہے :

آسمان ميں اس كا نام عہد و معہود كادن ہے اور زمين ميں اس كا نام لئے گئے ميثاق كا دن ہے 36
غدير سے مربوط احاديث كو ملاحظہ كرنے سے روشن ہوتا ہے كہ ربر اور پيشوائے مسلمين كے ديدار كا برنامج اور اسكى بيعت ائمہ كے زمانے سے اور بالخصوص امام على ابن موسى الرضا عليه السلام كے زمانے سے مرسوم تھى . اور لوگ اطراف و اكناف عالم سے اس كے ديدار اور تجديد عہد كے لئے خودكو ان كے حضور پہنچاتے تھے -
شيخ طوسى ايك حديث ميں جو اسى موضوع سے متعلق ہے اس طرح فرماتے ہيں: ہمیں خبر دى ايك جماعت نے ابو محمد ہارون ابن موسى تلعبكرى سے فرمايا:

ہم سے بیان کیا ابوالحسن علی بن محمد خراسانی حاجب نے ماہ رمضان ۳۳۷ ہجری میں، فرمایا: ہم سے بیان کیا سعید بن ہارون ابو عمر و مروزی نے جب اکیاسی سال کے تھے فرمایا:

ہم سے بیان کیا فیاض بن محمد بن عمر طوسی نے طوس میں ۲۵۹ ہجری میں جب وہ نوے "۹۰" سال کے تھے۔ کہ ابوالحسن علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے محضر میں غدیر کے دن شرفیاب ہوئے آپ کے محضر میں آپ کے خصوصی لوگوں کی ایک جماعت تھی جن کو آپ نے افطار کے لئے روک رکھا تھا، اور ان کے گھر وں میں کھانا گندم اور ہدیے لباس بھیجے یہاں تک کہ نعلین اور انگشتریاں بھیجیں اور اس طرح آپ نے حاشیہ نشینوں کے حالات بدل دئے اور وہ اسباب و و سا ئل جو کہنہ ہو چکے تھے نئے اسباب و سا ئل فراہم کئے اور اس سے اس دن کی انتہائی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے

اجتماع و اتحاد

امیرالمومنین علیہ السلام نے غدیر کے دن ایک خطبہ میں جو روز جمعہ سے مصادف تھا اس طرح فرمایا: **و اجمعوا ل یجمع اللہ شملکم 37**

اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرو خدا تمہاری شیرازہ بندی کرے اور تمہیں متحد کرے

امام صادق علیہ السلام بھی غدیر کی فضیلت بیان کرتے وقت فرماتے ہیں :

اس کانام آسمان میں عہد و معہود کے دن سے عبارت ہے اور زمین میں میثاق ماخوذ اور جمع مشہود سے عبارت ہے۔ 38

1. مائدہ، 7۷۔

2. مائدہ، ۳۔

3. المراقبات، ص ۳۷۔

4. اقبال الاعمال، ص ۷۶۱۔

5. تہذیب الاحکام، ج ۳، ص ۱۲۳۔ بحار الانوار، ج ۹۸، ص ۳۲۱، ج ۶۔

6. اصول کافی، ج ۴، ص ۵۶۷۔

7. کتاب الخصال، ج ۱، ص ۲۶۲، ح ۱۴۵؛ مصباح المتہجد، ص ۷۳۶۔ (بطور اختصار)

8. اصول کافی، ج ۴، ص ۱۲۸؛ مصباح المتہجد، ص ۷۶۳؛ وسائل الشیعہ، ج ۷، ص ۳۲۳، ح ۲۔ بحار الانوار، ج ۹۸، ص ۳۲۲

9. اقبال الاعمال، ۷۹۷ اور ۷۶۱؛ بحار الانوار، ج ۹۸، ص ۳۰۸، کے بعد مفاتیح الجنان، اعمال رزو غدیر۔

10. اصول کافی، ج ۴، ص ۱۴۹، ح ۳۔

11. وسائل الشیعہ، ج ۷، ص ۳۲۵، ح ۶۔

12. اقبال الاعمال، صفحہ ۷۷۸

13. تہذیب الاحکام، ج ۳ ص ۱۲۳ بحار الانوار ج ۹۸ ص ۳۲۱، ج ۶

14. بحار الانوار، ج ۹۸ ص ۳۲۱، ح ۵۔

15. وسائل الشیعہ ج ۷ ص ۳۲۸، ح ۱۳۔
16. اقبال الاعمال، ص ۷۴۸۔
17. مفاتیح الجنان ص ۷۸۸۔
18. اقبال الاعمال ص ۷۸۸۔
19. اقبال الاعمال ص ۷۸۸۔
20. تہذیب الاحکام، ج ۳، ص ۱۲۳۔
21. امالی صدوق، ص ۱۲، ج ۸۔
22. الغدير ج ۱، ص ۲۷۱۔
23. الغدير ج ۱، ص ۲۷۲۔ (کتاب شرف المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) شرف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے فارسی میں ترجمہ ہو کر چھپ چکی ہے ۔
24. اقبال الاعمال، ص ۷۷۸، مصباح المتہجد، ص ۷۵۷، بحار الانوار، ج ۹۷ ص ۱۱۷۔
25. اقبال الاعمال، ص ۷۷۸۔
26. مصباح المتہجد ص ۷۳۶۔
27. اقبال الاعمال ص ۷۷۸۔
28. مصباح المتہجد ص ۷۵۷۔
29. تہذیب الاحکام، ج ۳، ص ۱۲۲۔
30. مصباح المتہجد ص ۷۵۷۔
31. مصباح المتہجد ص ۷۵۷۔
32. اقبال الاعمال، ص ۷۷۸۔
33. الکافی ج ۲، ص ۱۲۸ (پاورق نمبر ۱۳ کی طرف رجوع کریں)
34. وسائل الشیعہ، ج ۷، ص ۳۲۲، ح ۳۔
35. مصباح المتہجد، ص ۷۳۷۔
36. تہذیب الاحکام، ج ۳ ص ۱۲۳۔
37. تہذیب الاحکام، ج ۳ ص ۷۵۷۔
38. تہذیب الاحکام، ج ۳، ص ۱۲۳۔